الفضل یبیّن اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

215

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

نرخ چندہ پیشگی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سردی کی وجہ سے نزلہ و زکام کی کثرت کے باعث اعصابی کمزوری کی شکایت ہے۔ کل آناً فاناً حضور کو ضعفِ بصارت کا حملہ ہو گیا۔ جو دو تین گھنٹہ کے بعد رفع ہوا۔ سر کے چکروں کی بھی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب سلسلہ کے بعض اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب مقامی واعظ کو لودھی ننگل ضلع گورداسپور سلسلہ تربیت اور نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب کو جماعت احمدیہ لاہور کے حسابات کی پڑتال کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احباب ان سے تعاون فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم صدق کا چشمہ ہے

"میں اس بات کے ماننے کے واسطے کبھی طیار نہیں ہوں۔ کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا۔ اور راستبازی کو اپنا شعار نہیں بناتا۔ وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے۔ اس واسطے کہ اس کے قلب کو مناسبت ہی نہیں۔ یہ تو صدق کا چشمہ ہے۔ اس سے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو۔ اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ معارفِ قرآنی صرف اسی بات کا نام نہیں۔ کہ کبھی کسی نے کوئی نکتہ بیان کر دیا۔ اس کی تو وہی مثال ہے۔ ؎ گاہ باشد کہ کودکے نادان ۔ بغلط بر ہدف زند تیرے۔ نہیں قرآنی حقائق اور معارف کے بیان کرنے کے لئے قلب کو مناسبت اور کشش اور تعلق حق اور صدق سے ہو جاتا ہے پھر یہاں تک اس میں ترقی اور کمال ہوتا ہے۔ کہ وہ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس کی نگاہ جب پڑتی ہے۔ صدق پر ہی پڑتی ہے۔ اسکو ایک خاص قوت اور امتیازی طاقت دی جاتی ہے جس سے وہ حق و باطل میں فی الفور امتیاز کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے دل میں ایک قوت آجاتی ہے۔ جو ایسی تیز حس ہوتی ہے۔ کہ اسے دور ہی سے باطل کی بو آجاتی ہے۔ یہی وہ سر ہے جو لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ میں رکھا گیا ہے۔ حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا

عدالت عالیہ لاہور نے درخواست نگرانی منظور کر لی

(از رپورٹر الفضل)

لاہور ۱۸ فروری - میاں عزیز احمد صاحب کی اپیل کے فیصلہ میں ہائی کورٹ لاہور نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ کے متعلق جو ریمارکس کئے تھے۔ ان کے حذف کئے جانے کی درخواست دی گئی تھی جس کی ۱۰ فروری کو آنریبل چیف جسٹس اور آنریبل جسٹس عبدالرشید نے سماعت کی۔ مصری پارٹی کے وکیل نے مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ خلیفہ صاحب کی بعض تحریروں اور تقریروں سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ وہ جسمانی سزا کی تلقین کرتے ہیں۔ اس لئے فیصلہ اسی طرح رہنا چاہئے۔ مسٹر سلیم نے یہ بات پیش کی۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ جب سے اس منصب پر فائز ہوئے ہیں تشدد اور قانون شکنی کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں بہت سا ریکارڈ پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس پر مخالف وکیل نے بھی اپنی تائید میں ریکارڈ پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن آنریبل ججان نے کہا۔ ہم مزید ریکارڈ نہیں دیکھنا چاہتے۔ ہم موجودہ مسل سے ہی حصر کریں گے۔ آنریبل چیف جسٹس نے فرمایا۔ میں نے خلیفہ صاحب کی اس تقریر کا بغور اور متعدد مرتبہ مطالعہ کیا ہے۔ میرے ذہن میں ہرگز ہرگز یہ بات نہیں کہ آپ نے جسمانی سزا کی تلقین کی ہے۔ اور نہ اس تقریر سے یہ بات نکل سکتی ہے۔ میرا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ چونکہ بعض نافہم تقریروں کا غلط مفہوم لے لیتے ہیں۔ اس لئے احتیاط کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر میرے ان الفاظ کو خلیفہ صاحب کے خلاف بطور پروپیگنڈا استعمال کیا جا رہا ہو۔ تو میں اس کی تشریح کے لئے تیار ہوں۔

جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے بتایا۔ کہ اس فیصلہ کو ہمارے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور بعض اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ کیا اس فیصلہ کی موجودگی میں بھی آپ روحانی خلیفہ ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اور ایک شخص نے آپ پر اعانت قتل کا استغاثہ بھی دائر کر دیا ہے۔ ایک استغاثہ فیصلہ سے قبل کیا گیا تھا جو خارج ہو چکا ہے۔ اور ایک استغاثہ اس فیصلہ کے بعد کیا گیا ہے۔ اس پر آنریبل ججان نے کہا۔ کہ ہم اس فیصلہ میں اس بات کی تشریح کر دیں گے۔ کہ اس تقریر سے خلیفہ صاحب کی مراد روحانی سزا ہے جسمانی نہیں۔

ہمارے وکیل نے درخواست کی۔ کہ اگر آنریبل ججان فیصلہ کے مندرجہ ذیل فقرہ کے ابتدائی الفاظ (Even if) کو حذف کر دیں۔ تو ہمارا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ پہلے فیصلہ میں لکھا تھا۔ کہ اگر ہم مرافعہ گزار کے وکیل کے اس استدلال کو قبول بھی کر لیں۔ کہ خلیفہ صاحب کا سزا سے مقصد روحانی سزا تھا۔ تو بھی یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مذہبی رہنماؤں کے پُرجوش پیروؤں کے لئے روحانی اور جسمانی سزا میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے"۔ گویا ابتدائی الفاظ" اور اگر" کو حذف کر دینے کے بعد فقرہ کی یہ صورت ہو جانی چاہیئے۔ "جیسا کہ مرافعہ گزار کے وکیل نے کہا ہے۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خلیفہ صاحب نے سزا کا ذکر روحانی معنوں میں کیا ہے نہ کہ جسمانی معنوں میں ..... اس کے بعد آنریبل ججان نے اپنے الفاظ کو اس رنگ میں تبدیل کر دینے پر رضامندی کا اظہار کیا۔

درخواست ہائے دُعا

پیر فیض عالم صاحب جھیورانوالی ضلع گجرات اپنے بچے اور اہلیہ کی صحت کے لئے سید عبدالحی صاحب آف منصوری اپنے چچا سید حافظ عبدالحمید صاحب کی صحت کے لئے۔ فیض الحق خان صاحب فیروزا اپنے لڑکے احسان الحق اور بابو ضیاء الحق خانصاحب کی اہلیہ کی صحت کے لئے۔ ملک شیر محمد صاحب نوشہرہ اپنی لڑکی الماس خانم اور لڑکے مبارک احمد و عزیز احمد کی صحت کے لئے اور رسول احمد صاحب ڈنگہ امتحان میں کامیابی کے

انجمن انصار اللہ ڈھاکہ کا جلسہ

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) ۳۰ جنوری کو انصار اللہ ڈھاکہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں عہدیداران کے انتخاب کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ ایک کلاس کھولی جائے۔ جس میں ہر اتوار انصار اللہ کو اسلام اور احمدیت کے مسائل سکھائے جائیں۔ نیز ہفتہ وار تبلیغی اجلاس کا انتظام کیا جائے۔ عہدیداران انصار اللہ حسب ذیل ہیں۔ قاضی عبدالسید صاحب پریذیڈنٹ محمد مصطفےٰ اعلی صاحب سیکرٹری اور احسان اللہ صاحب چوہدری اسسٹنٹ سیکرٹری

منظفر الدین چوہدری مبلغ بنگال۔

بھائی جسونت سنگھ مجسٹریٹ بٹالہ کا تبادلہ

بٹالہ ۲۰ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ بھائی جسونت سنگھ صاحب مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کو بٹالہ سے تبدیل کر کے کہیں جیل کے محکمہ میں بھیجا جا رہا ہے۔

قصور کرکٹ ٹیم کی قادیان میں آمد

قادیان - ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء - آج قصور سے چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب ایگزیکٹو افیسر کی زیر قیادت کرکٹ ٹیم قادیان آئی۔ قصور اور قادیان کی ٹیموں کا سکور حسب ذیل رہا۔ قادیان کی ٹیم پہلی اننگ ۱۳۱ - قصور ٹیم پہلی اننگ ۳۲ - دوسری اننگ میں قادیان کی ٹیم کے چار کھلاڑی آؤٹ اور ۹۴ - رنز ہوئیں۔ قصور ٹیم کے دوسری اننگ میں دو آؤٹ ۲۹ - رنز ہوئی تھیں کہ وقت ختم ہو گیا۔ خاکسار ظہور الحسن جنرل سیکرٹری قادیان کرکٹ کلب۔

مکان بنانے والے احباب کو ضروری مشورہ

بموجب ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ جملہ احمدی برادران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ قصبہ کی بہبودی کے لئے ضروری ہے۔ کہ جو زمین زیر آبادی آئے۔ اس میں عمارات بننے سے پہلے بلکہ اس غرض کے لئے زمین کا لین دین ہونے سے بھی پہلے مناسب زمین سڑکوں اور راستوں کے لئے چھوڑی جائے مگر بعض دوست بطور خود ان زمینوں پر جو انہوں نے خریدی ہوئی ہیں۔ مکانات بنا لیتے ہیں۔ یا ایسی زمین بغرض تعمیر کلاً یا جزواً فروخت کر دیتے ہیں۔ اور ایسا کرنے میں راستوں کے لئے کافی زمین نہیں چھوڑتے۔ اس لئے جملہ احمدی احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ آئندہ جب مکان بنانے یا مکان بنانے کے لئے زمین خریدنے کا ارادہ کریں۔ پہلے نقشہ نظارت امور عامہ میں پیش کر کے مشورہ اور منظوری حاصل کر لیں۔ تاکہ بعد میں تکلیف نہ ہو۔ خریدار دوست بالخصوص احتیاط کریں۔ جو دوست بغیر اس احتیاط کے زمین خریدیں گے۔ ان کے لئے بعد میں راستے چھوڑنا ضروری ہوگا۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

جملہ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں نیز ملک عمر علی صاحب بی اے آئی سی ایس کے امتحان میں کامیابی کیلئے چوہدری محمد رشید الدین صاحب چک لالہ (راولپنڈی) اپنی ملازمت میں ترقی اور مستقل ہونے

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

صدرِ کانگرس کا ایڈریس

ہری پور میں انڈین نیشنل کانگرس کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں ۱۹ فروری کو مسٹر سبھاش چندر بوس نے بحیثیت صدر کانگرس ایک طویل ایڈریس پڑھا۔ اور بہت سے ضروری اور اہم امور پر تفصیلاً اور مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ابتداً میں انہوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ کہ حکومتِ برطانیہ نے مختلف ممالک میں وہاں کے باشندوں کے متعلق جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ سیاسی کشمکش کے جال میں پھنس گیا ہے۔ اور اس کے سامنے یہ بہت پیچیدہ اور مشکل سوال پیش ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندوؤں کو خوش کرے۔ یا مسلمانوں کو فلسطین میں عربوں کی رعایت کرے یا یہود کی۔ عراق میں عربوں کی یا کردوں کی۔ مصر میں شاہ کی حمایت کرے۔ یا وفد پارٹی کی۔

پھر اس کا حل یہ بتایا ہے۔ کہ برطانیہ اپنی سلطنت کو آزاد اقوام کی فیڈریشن میں تبدیل کر دے۔ ورنہ اس کے لئے سلطنت کے شیرازہ کو قائم رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

اس کے بعد ہندوستان کی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے سب سے ضروری چیز متحدہ محاذ قرار دی۔ اور یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ کانگرس جہاں تک ضمیر مذہب۔ یا تمدن کا تعلق ہے۔ کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتی۔ بلکہ کامل آزاد قرار دیتی ہے۔ پھر اقلیتوں کا تعاون حاصل کرنے کے مسئلہ کو حل کرنے کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ کانگرس کی یہ خواہش ہے۔ کہ اقلیتوں کے متعلق تمام معاملات میں ان کا تعاون حاصل کیا جائے اور تمام مشترکہ معاملات۔ اور مشترکہ منتہائے مقصود کے حصول کے لئے جو کہ ہندوستان کے تمام لوگوں کی آزادی اور بہبودی ہے۔ ان کا خلوص حاصل کیا جائے۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہم اس مسئلہ کے حل کے لئے کوشش شروع کر دیں۔

اس اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ جو اقلیتوں کے اس مطالبہ پر کہ ان کا تعاون حاصل کرنے کے متعلق انہیں اپنے حقوق کے متعلق اطمینان دلایا جائے۔ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ کانگرس اس بارے میں کافی سے زیادہ اطمینان دلانے کی کوشش کر چکی ہے۔ وہ درست نہیں کہتے۔ اس وقت تک اس بارے میں نہ تو کوئی معقول کوشش کی گئی ہے۔ اور نہ کوئی مفید نتیجہ نکلا ہے۔ اور یہ وہ حقیقت ہے جس کا اقرار صدر کانگرس نے اپنے ان الفاظ میں کھلے طور پر کیا ہے کہ "اب وقت آ گیا ہے۔ کہ ہم اس مسئلہ کے حل کے لئے کوشش شروع کر دیں"۔

اسی سلسلہ میں صدر نے یہ بھی فرمایا کہ:۔ "صرف مشترکہ اقتصادی۔ اور سیاسی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم فرقہ وارانہ تقسیم۔ اور تفرقات کو دور کر سکتے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئیے کہ ہم مذہبی معاملات میں رواداری سے کام لیں۔ اور سیاسی اور اقتصادی معاملات میں مل کر کام کریں"۔

اس کے بعد مسلمانوں کا ذکر خصوصیت سے کرتے ہوئے کہا:۔

صرف ایک سوال رہتا ہے۔ جو اقلیتوں کے لئے تشویش کا موجب ہو سکتا ہے یعنی مذہب اور مذہب پر مبنی تمدن۔ اس سوال پر کانگرس کی پالیسی مکمل عدم مداخلت کی پالیسی ہے۔ اس لئے اگر ہندوستان کو آزادی حاصل ہو جائے۔ تو مسلمانوں کے لئے تشویش کا کوئی مقام نہیں۔ برخلاف اس کے انہیں ہر طرح فائدہ ہو گا"۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کے نزدیک سب سے اہم سوال مذہب اور مذہب پر مبنی تمدن ہے۔ اگر اس بارے میں ان کو اطمینان دلا دیا جائے۔ صرف زبانی طور پر نہیں۔ بلکہ عملی طور پر۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ مشترکہ معاملات میں مسلمان کانگرس کے ساتھ تعاون نہ کریں۔ لیکن مشکل یہی ہے۔ کہ اوّل تو کانگرسی عام طور پر زبانی بھی یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ کہ مذہب کے متعلق کانگرس کی پالیسی مکمل عدم مداخلت کی ہے۔ اور اگر یہ کہہ دیا جائے تو اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ کہ معمولی سے معمولی معاملات میں بھی عملی طور پر اسے درست ثابت کیا جائے۔

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں جب کانگرسی وزارتیں قائم ہوئیں۔ تو خیال کیا گیا۔ کہ ان صوبوں میں مسلمان چونکہ اقلیت میں ہیں۔ اور کئی قسم کے تشدد۔ اور جبر کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اس لئے کانگرس کو یہ ثابت کرنے کے لئے بہت اچھا موقعہ مل جائے گا۔ کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اور مذہب پر مبنی تمدنی حقوق کی پوری حفاظت کر سکتی ہے۔ اور حسنِ سلوک سے مسلمانوں کو تعاون پر مائل کر سکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ کانگرسی وزارتوں نے مسلمانوں کو پہلے سے زیادہ دہشت زدہ بنا دیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں پے در پے کئی ایک ایسے واقعات پیش آئے جن میں مسلمانوں کے مذہبی اور تمدنی حقوق کو بری طرح کچلا گیا۔ اور بے حد تشدد کیا گیا۔ مگر کانگرسی حکومت نے مسلمانوں کے آنسو پونچھنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی۔

اب صدر کانگرس نے مسلمانوں کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ خود تو قابلِ تعریف ہیں۔ لیکن جب تک کانگرس عملی طور پر ان کو درست نہ ثابت کرے۔ اس وقت مسلمانوں کو اطمینان نہیں ہو سکتا۔ زبانی بارہا اس قسم کی تسلیاں دی جا چکی ہیں۔ جو ہمیشہ نقش بر آب ثابت ہوئیں۔ اب عمل کی ضرورت ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جو مسلمانوں کا تعاون اور خلوص حاصل کر سکتی ہے۔

صدر کانگرس نے تعمیری پروگرام بھی بہت عمدہ پیش کیا ہے۔ جس میں سب سے پہلا درجہ اس بات کو دیا گیا ہے۔ کہ ملک میں مفلسی کو کس طرح دور کیا جائے۔ اور اس کے لئے زمینداری کے سسٹم میں تبدیلی۔ کاشتکاروں کے قرضہ کی منسوخی۔ دیہاتی لوگوں کے لئے قرضوں کا انتظام۔ اجناس پیدا کرنے اور ان کی کھپت کے متعلق انتظام۔ قابلِ کاشت اراضی میں اضافہ وغیرہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اگر کانگرس ان امور کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ تو ملک میں نہایت خوشگوار انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔

صدر کانگرس کا خطبہ کافی طویل ہے۔ اور اس میں ضروری مسائل پر نہایت ٹھنڈے دل سے گفتگو کی گئی ہے۔ اگر کانگرس مجموعی طور پر صدر کے خیالات کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہو جائے۔ تو اسے اقلیتوں کا تعاون حاصل کرنا اور عوام کی طاقت کو اپنے قبضہ میں لانا کچھ بھی مشکل نہیں رہ جاتا۔ مگر مشکل یہ سمجھی جاتی ہے کہ کانگرس میں سرمایہ داروں اور متعصب ہندوؤں کا عنصر اس قدر زیادہ ہے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے۔ وہی ہوتا ہے۔ کاش یہ بات اگر پہلے نہیں۔ تو اب غلط ثابت ہو جائے۔

خلافت راشدہ کے متعلق شیخ مصری کے اوہام باطلہ

خلفاء راشدین کے اقوال سے مصری صاحب کے غلط استدلال

۴

چند اور احادیث

اس قسط میں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض اور احادیث پیش کر کے پھر اس زمانہ کے حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ناطق فیصلہ مصری صاحب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتاکم وامرکم جمیع علیٰ رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ (صحیح مسلم) کہ جو شخص تمہارے پاس ایسی حالت میں آئے جبکہ تم ایک ہاتھ پر جمع ہو چکے ہو۔ اور وہ اس غرض سے آئے۔ کہ تمہارے نظام کو توڑ دے۔ اور تمہاری جماعت میں تفرقہ پیدا کرے۔ تم اس کی دعوت کو رد کر دو۔ اس جگہ فاقتلوہ کے معنے محققین نے ابطال دعوت لکھے ہیں۔ پس یہ حدیث بھی بتاتی ہے۔ کہ عزل خلفاء کی آواز اٹھانے والے اور قائم شدہ نظام کو توڑنے والے کی دعوت رد کرنے کے قابل ہوتی ہے

(۲) پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت مفاتیح الشام واللّٰہ انی لابصر قصورھا الحمر الساعۃ۔ اللّٰہ اکبر۔ اعطیت مفاتیح فارس۔ اللّٰہ اکبر اعطیت مفاتیح الیمن۔ کہ مجھے ملک شام کی چابیاں دی گئی ہیں۔ اور خدا کی قسم میں اس کے سرخ محلات اسی ساعت دیکھ رہا ہوں۔ اللہ اکبر مجھے فارس کی چابیاں بھی دی گئی ہیں۔ اللہ اکبر مجھے یمن کی چابیاں بھی دی گئی ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی آپ کے خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر پوری ہوئی۔ اور ان کے ہاتھ میں ان ممالک کے خزائن کی چابیاں آنا گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ان چابیوں کا آنا تھا۔ گویا اس حدیث میں حضرت عمرؓ کے ہاتھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ قرار دیا گیا ہے۔ پس حضرت عمرؓ کا عزل ناممکن تھا۔

پھر مصری صاحب لکھتے ہیں۔

"بعض علماء نے تو خلیفہ کے متعلق صاف یہ الفاظ لکھے ہیں۔ اذا جار او فجر انعزل عن الخلافۃ۔ کہ جب خلیفہ ظلم کرے یا فجور کا مرتکب ہو تو وہ فوراً خلافت سے معزول ہو جاتا ہے"

یہ قول علماء کا ان خلفاء کے متعلق ہو سکتا ہے۔ جو خلفائے راشدین نہ تھے۔ خلفائے راشدینؓ کی تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی ہے۔ اور انہیں مہدیین قرار دیا ہے۔ اور ان کی خلافت کو منہاج نبوت پر قرار دیا ہے۔ ان سے تو ایسے امور کا ارتکاب ہی ناممکن تھا۔ اس لئے خلفائے راشدین کے متعلق علماء کا یہ قول نہیں ہو سکتا۔ ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ ایسے علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث سے ناواقف محض تھے۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین کی تعریف فرمائی ہے۔ اور ان کی سنت کی پیروی کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور انکی مخالفت کو محدثات الامور قرار دیکر بدعت اور ضلالت ٹھہرایا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور حدیث بھی قابل غور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من رای من امیرہٖ شیئاً یکرھہ فلیصبر فانہ لیس احدٌ یفارق الجماعۃ شبراً فیموت الامات میتۃ جاھلیۃ۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء) کہ جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھے۔ جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ تو وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوگا۔ وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نظام جماعت کو اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ جو شخص قائم شدہ نظام جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوگا۔ اگر وہ اسی حالت پر مرے۔ تو اس کی موت جاہلیت کی موت سمجھی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ

حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے کہ جب سے اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی ...... جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن وتشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہونچتے ہیں..... اور جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا...... خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً۔ یعنے خوف کے بعد ہم ان کے پیر جما دیں گے...... سو اے عزیزو جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے"

(الوصیت صفحہ [illegible])

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ نبیوں کو خدا کی قدرت اولیٰ اور ان کے خلفاء کو خدا کی قدرت ثانیہ قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو قدرت اولےٰ قرار دے کر جماعت کے لئے سنت قدیمہ کے ماتحت خدا تعالےٰ کی قدرت ثانیہ ملنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔

اب غور طلب امر یہ ہے کہ کیا یہ قدرت ثانیہ آیت استخلاف کے ماتحت صرف ایک خلیفہ تک ہی محدود رہے گی۔ یا اس کے بعد بھی اس کا سلسلہ چلے گا۔ سو اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا۔ تو خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی" (الوصیت صفحہ ۷)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دوسری قدرت جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ بلکہ دائمی ہوگی۔ صرف نبی کا پہلا خلیفہ ہی اس کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ پس صاف ظاہر ہے۔ کہ قدرت ثانیہ جسے خدا بھیجے گا۔ اور جو ہمیشہ ساتھ رہے گی۔ یہ متعدد خلفاء کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ جو اس قدرت ثانیہ کے مظاہر ہوں گے۔ چنانچہ آگے چل کر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر کی یوں تصریح فرما دیتے ہیں:۔

”میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ . . . . تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو“۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ دوسری قدرت کا صرف ایک ہی مظہر نہیں ہوگا۔ بلکہ کئی وجود اس کے مظہر ہوں گے۔ جن کا سلسلہ قیامت تک چلے گا۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دوسری قدرت یعنی خلافت کا آسمان سے نزول بتا کر اسے آسمانی خلافت قرار دیا ہے۔ اور اس قدرت کے نازل کرنے کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور اس امر کا اعلان فرما دیا ہے۔ کہ یہ خلفاء خدا کے مقرر کردہ ہوں گے۔

پس جب قدرت ثانیہ کا نزول خدا کی طرف سے قرار پایا۔ تو اس کے مظاہر خلفاء کا انتخاب بالضرور خدا کی طرف منسوب ہوگا۔ اب جو شخص کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء کا یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفائے راشدین کا عزل ممکن ہے۔ وہ دراصل خدا تعالیٰ کی قدرت کے عزل کو ممکن قرار دیتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو حکم و عدل ہیں۔ یہ حوالہ اس امر کے لئے نص قطعی ہے۔ کہ نہ خلفائے راشدین کا عزل ممکن تھا۔ نہ ہی خلفائے سلسلہ احمدیہ کا عزل ممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ناطق فیصلہ پیش کرنے کے بعد اب میں مصری صاحب کے باقی حوالہ جات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ

مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

”خود خلفائے اربعہ کو بھی یہ خیال نہ تھا کہ وہ معزول نہیں کئے جا سکتے۔ چنانچہ امت محمدیہ میں سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر نے کرسیٔ خلافت پر متمکن ہوتے ہی جو سب سے پہلے خطبہ دیا۔ اس میں وہ فرماتے ہیں۔

اے مسلمانو! میں تمہارے جیسا ایک فرد امت ہوں۔ میں صرف شریعت کی پیروی کرنے والا ہوں۔ میں اس میں کوئی نئی چیز داخل نہیں کر سکتا۔ اگر میں شریعت پر سیدھا چلتا رہوں۔ تو تم میری اتباع کرنا۔ اگر میں اس سے ادھر ادھر ہو جاؤں۔ تو تم مجھے سیدھا کر دینا“۔ (اشتہار عزل خلفاء ص۱)

”جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں۔ تم میری اطاعت کرتے رہو۔ اور جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں۔ تو تم پر میری اطاعت نہیں“۔

میں حیران ہوں۔ کہ اس حوالہ سے کس طرح مصری صاحب یہ نتیجہ نکال رہے ہیں۔ کہ خلیفہ کا عزل ممکن ہے۔ یہ تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی ایک منکسرانہ تقریر ہے اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ان سے معاذ اللہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا ارتکاب ہو سکتا تھا۔ آپ تو اس عزم کے ساتھ مقام خلافت پر سرفراز ہوئے تھے۔ کہ آپ خود شریعت کی پابندی کریں گے۔ اور لوگوں سے شریعت کی پابندی کرائیں گے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کے احسانات کی یاد میں آپ نے اپنی منکسرانہ حالت کا اظہار کیا ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمتگذار

حضرت ابوبکرؓ تو یہ فرما رہے ہیں۔ کہ میں شریعت کی پیروی کرنے والا ہوں۔ ہاں آپ نے ازراہ انکسار یہ فرمایا۔ اگر مجھ سے غلطی ہو جائے۔ تو مجھے سیدھا کر دینا۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ مجھے معزول کر دینا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا۔ کہ اپنے صحیح مشورہ سے آگاہ کر کے میری غلطی دور کر دینا۔ کیونکہ اجتہادی امور میں خلفاء تو کجا انبیاء سے غلطی کا صدور بھی ممکن ہے۔ اور اسی مخفی کمزوری کو مدنظر رکھ کر انبیاء کرام ہمیشہ استغفار میں مشغول رہے۔ رہا یہ امر کہ آپ نے فرمایا۔ اگر میں اللہ اور رسول کی نافرمانی کروں۔ تو میری اطاعت نہ کرنا۔ اور مجھے معزول کر دینا بلکہ یہ کہ غلطی سے آگاہ کر دینا۔ نیز اس تقریر میں لوگوں کو یہ اطمینان دلانا مقصود ہے۔ کہ میں تم پر کوئی دنیوی تفوق حاصل کرنے کے لئے اس منصب پر فائز نہیں ہو رہا۔ بلکہ خدا کے دین کی خدمت اور اس کی شریعت کے قیام کے لئے زمام خلافت ہاتھ میں لے رہا ہوں۔ یہ امر ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مستورات سے ان الفاظ میں بیعت لی تھی کہ ولا یعصینک فی معروف۔ کہ جو بھلا کام آپ بتائیں گے۔ اس میں ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ یہ ممکن تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو ناجائز حکم دیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اس قسم کی قید لگانا کسی سے اقرار اطاعت لیتے ہوئے یہ معنی نہیں رکھتا۔ کہ معاذ اللہ خلاف شرع حکم کا دیا جانا بھی ممکن ہے۔

ماسوا اس کے حضرت ابوبکر رضؓ اور باقی خلفائے راشدین تو ان اولیائے اللہ میں سے تھے۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے محفوظیت کا مقام عطا فرمایا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ؎

وکان لذات المصطفےٰ مثل ظلہ
ومھما اشار المصطفےٰ قام کالجری
(سر الخلافہ ص۵۸)

کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مثل ظل کے تھے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں اشارہ کیا وہ جری آدمی کی طرح اس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

ان اللہ کان یعلم بان الصدیق اشجع الصحابہ ومن اتقاہ و احبھما الی رسول اللہ ومن الکماۃ وکان فانیاً فی حب سید الکائنات
(سر الخلافہ ص۱۹)

کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ صدیق صحابہ میں سے سب سے بہادر تھے۔ اور متقی تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے پیارے تھے۔ اور بہادروں میں سے تھے۔ اور سید الکائنات کی محبت میں فنا تھے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

کان شدید التعلق بالمصطفےٰ والتصقت روحہ بروح خیر الوریٰ

کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شدید تعلق تھا۔ اور ان کی روح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح سے اتصال رکھتی تھی۔
(سر الخلافہ ص۳۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

کان نسخۃ اجمالیہ من کتاب النبوۃ۔ وکان امام ارباب الفضل والفتوۃ ومن بقیہ طین النبیین
(سر الخلافہ ص۳۲)

کہ وہ کتاب نبوت کا اجمالی نسخہ تھے۔ اور صاحب فضل اور جوانمردی کے امام تھے۔ اور نبیوں کی مٹی کے بقیہ تھے۔

پس جو شخص ایسے فضائل کا مالک ہو۔ اگر وہ بھی محفوظ عن الخطا نہیں ہو سکتا اور ایسا انسان بھی خدا اور رسول کی راہ کے خلاف قدم مار سکتا ہے۔ تو پھر تو ایمان ہی اٹھ جاتا ہے۔ پس حق یہ ہے۔ کہ حضرت صدیق اکبر رضؓ کی یہ تقریر انکسار پر مبنی ہے۔

باقی رہا یہ امر کہ اس خطبہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ امت خلیفہ کے اعمال کی نگران مقرر کی گئی ہے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ انسانوں کے آگے جوابدہ نہیں ہو سکتا۔ وہ خدا کے آگے جوابدہ ہوتا ہے۔ جو اسے اس عہدہ جلیلہ پر سرفراز فرماتا ہے۔ ہاں مشورہ سے اصلاح کر دینا امر دیگر ہے مشورہ لینے کا تو خدا نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی حکم دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وشاورھم فی الامر۔ کہ اے نبی تو ان لوگوں کو اپنے مشورہ میں شریک کر۔

حضرت عمرؓ کا خطبہ

اسی طرح حضرت عمرؓ کا خطبہ "اے مسلمانو! تم میں سے جو کوئی بھی میرے اندر کسی قسم کی کجی دیکھے۔ تو اس پر فرض ہے کہ اس کجی کو سیدھا کر دے"۔ یہی مفہوم رکھتا ہے۔ کہ اصلاحی مشورہ دے سکتے ہو۔ نہ یہ کہ مجھے معزول کر سکتے ہو۔ حضرت عمرؓ کی شان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ اس امت کے محدث ہیں لولم ابعث لبعثت یا عمر کے مصداق ہیں۔ یعنے اگر میں مبعوث نہ ہوتا۔ تو اے عمر تو مبعوث کیا جاتا پھر ان کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

وشابهه الفاروق فی کل خطة
وساس البرایا کالملیك المدبر

(سر الخلافہ صفحہ ۵۹)

کہ وہ اپنے ہر قدم میں حضرت ابوبکرؓ کے مشابہ تھے۔ اور انہوں نے ایک مدبر بادشاہ کی طرح مخلوقِ الٰہی پر ریاست کی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

واعطی انوارًا فصار محدثًا
وکلمه الرحمٰن کالمتخیر

(سر الخلافہ صفحہ ۵۹)

انہیں انوار الٰہی دیئے گئے۔ پس وہ محدث ہو گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے ان سے اس طرح کلام کی۔ جس طرح کوئی کسی کو چن کر اس سے باتیں کرے۔ پس ایسی شان کے انسان سے بھی ایسی کجی کا صدور ممکن نہ تھا۔ جس سے اس کا عزل ممکن ہو:۔

حضرت عثمانؓ کا خطبہ

مصری صاحب لکھتے ہیں۔ حضرت عثمان نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا۔ "میں شریعت غرا کی پیروی کرنے والا ہوں۔ اور اس میں کوئی نئی چیز داخل نہیں کر سکتا۔ اے مسلمانو! ہوشیار ہو کر سن لو۔ تم مجھ سے اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اس کے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع کے بعد تین چیزوں کا مطالبہ کر سکتے ہو۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کی اتباع جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں ان امور میں جن پر تمہارا اجماع ہو چکا ہے" مگر اس خطبہ میں کہاں یہ لکھا ہے کہ تم مجھے معزول کر دینا۔ اس میں تو انہوں نے اپنے فرائض اور ذمہ داریاں بیان فرمائی ہیں۔ اور ان فرائض کو ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عثمان رضؓ تو خوب جانتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا تھا لعل اللہ ان یقمصك قمیصاً فان ارادوك علی خلعه فلا تخلعه لهم۔ کہ یقیناً اللہ تجھے قبائے خلافت پہنائے گا۔ پس اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں بھی تو تو اسے نہ اتارنا۔ اس حدیث کو جانتے ہوئے حضرت عثمان کو کبھی یہ خیال بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ ان کا عزل ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب باغیوں نے آپکو کہا کہ معزول ہو جائیں۔ تو انہوں نے صاف جواب دیا۔ لا انزع سربالاً سربلنیه اللّٰه (تاریخ کامل ذکر مقتل عثمان) کہ جو لباس خلافت مجھے اللہ نے پہنایا ہے۔ میں اسے نہیں اتاروں گا۔

مصری صاحب نے حضرت عثمان کا جو خطبہ نقل کیا ہے۔ اس کا آخری فقرہ خود ان کے خلاف جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضؓ نے یہ وعدہ کیا۔ کہ کتاب اللہ اور سنت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تم مجھ سے یہ مطالبہ کر سکتے ہو۔ کہ ان لوگوں کی اتباع جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں ان امور میں کروں جن پر تمہارا اجماع ہو چکا ہے۔ مصری صاحب نے اپنے اشتہار عزل خلفاء میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں صحابہ کا عزل خلفاء کے ممکن ہونے پر اجماع ہو چکا تھا۔ گو اس کی تردید گذشتہ میں پچھلی قسط میں کر چکا ہوں۔ مگر اس جگہ اس تردید کے لئے ایک اور دلیل قائم ہو گئی ہے۔ جو یہ ہے کہ اگر باغی اس واقعہ سے یہ سمجھتے۔ کہ صحابہ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے۔ کہ خلیفہ کا عزل ممکن ہے۔ تو وہ حضرت عثمان کو اجماع کی پیروی کا وعدہ یاد دلا کر ان کے عزل کا سوال پیش کرتے۔ مگر ظاہر ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضؓ پر بعض انتظامی امور کے متعلق اعتراضات کرکے ان کے عزل پر زور دیا۔ لیکن اجماع صحابہ کی دلیل جو ان کے لئے بڑی وزنی ہو سکتی تھی پیش نہ کی۔ حالانکہ باغی جو کرید کرید کر ان پر الزام لگاتے تھے۔ اگر اجماع صحابہ بر امکان عزل خلفاء کا کوئی واقعہ گزرا ہوتا تو فوراً اس کو پیش کرتے۔ پس اجماع صحابہ بر امکان عزل خلفاء کا خیال صرف مصری صاحب کے دماغ کا اختراع ہے۔ جو نہ پہلے باغیان عثمانؓ کو سوجھا تھا اور نہ خوارج کو

مصری صاحب باغیوں کی صف میں

مصری صاحب نے حضرت عثمان رضؓ کے باغیوں کے سوال عزل کو بھی امکان عزل خلفاء کے ثبوت میں پیش کیا ہے یعنے آپ باغیوں کے خیال ہی پسند لاتے ہیں۔ کہ "صحابہ عزل کو ناجائز نہیں سمجھتے تھے"۔ (اشتہار عزل خلفاء صفحہ ۲) پھر لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان نے یہ دلیل نہیں دی۔ کہ عزل کا مطالبہ شرعاً ناجائز ہے۔ (اشتہار عزل خلفاء صفحہ ۲) حالانکہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متذکرہ بالا حدیث کو پیش کر کے اپنے عزل کے سوال کو ناجائز قرار دیا پس اس جگہ بھی مصری صاحب نے سراسر اخفاء حق سے کام لیا ہے۔ اور باغیان خلافت عثمان کے فعل سے عزل خلفاء کے امکان پر سند لا کر اپنے آپکو باغیان خلافت کی صف میں کھڑا کر لیا ہے۔ مصری صاحب کو واضح رہے کہ صحابہ کو اس امر کی دلیل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضرت عثمان رضؓ ایک خاص حدیث نبوی سے جب اپنی خلافت کے عزل کو ناممکن بتا رہے تھے۔ تو اب عام دلیل پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی:۔

حضرت علیؓ کی خلافت

مصری صاحب اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت علی نے جب مصر پر قیس بن سعد کو گورنر بنا کر بھیجا۔ تو اہل مصر کے نام ایک خط لکھا۔ جس میں یہ الفاظ تھے۔ "تم میری بیعت کرو۔ اور اس بیعت کے بعد تمہارا حق ہے۔ کہ تم دیکھو۔ کہ آیا اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر عمل کرتا ہوں یا نہیں اگر نہیں کرتا تو تم اس کا مجھ سے مطالبہ کرو"۔ پھر قیس بن سعد نے اہل مصر کے سامنے ایک خطبہ پڑھا۔ اور حضرت علی کی بیعت کی طرف بلاتے ہوئے انہیں یہ الفاظ کہے۔ اے لوگو اٹھو اور حضرت علی کی بیعت اللہ تعالےٰ کی کتاب پر اور اس کے رسول کی سنت پر عمل کرو۔ اگر ہم اس پر عمل نہ کریں۔ تو پھر تمہارے اوپر ہماری کوئی بیعت نہیں"۔

ان الفاظ سے یہ مطلب لینا۔ کہ خلیفہ احکام شریعت کی خلاف ورزی بھی کر سکتا ہے۔ سراسر ظلم ہے۔ حضرت علی تو اپنے خط کے ذریعہ یہ یقین دلا رہے ہیں۔ کہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول پر عمل کروں گا۔ لہذا تمہیں میری بیعت سے اجتناب نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ وحدت کے قیام کے لئے میرے ہاتھ پر بیعت کرلینی چاہیئے ہاں قیس بن سعد نے جو یہ کہا ہے کہ اگر ہم عمل نہ کریں۔ تو پھر تمہارے اوپر ہماری بیعت نہیں بر خلاف انہیں بیعت پر اچھی طرح آمادہ کرنے سے تھا نہ یہ کہ یہ لوگ خلاف کتاب اللہ اور سنت نبوی پر چلنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ پس ایسے فقرات کے ذریعہ تو صرف اطاعت کے لئے ابھارنا مقصود ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی شرائط میں سے شرط دہم یہ ہے "کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا"

اب کیا نیک کاموں میں اطاعت کی شرط لگانے سے یہ مراد ہے کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے کاموں کو ملنے کے لئے بھی کہہ سکتے تھے۔ جو نیک نہ ہوں۔ ہر گز نہیں بلکہ آپ کی مراد یہ تھی۔ کہ ہم نیک کاموں کی ہی تمہیں ہدایت کرینگے۔ اسی طرح اگر قیس بن سعدؓ یہ کہتے ہیں۔ کہ تم حضرت علی رضؓ سے کتاب اور سنت رسول اللہ پر عمل کرنے کی شرط پر بیعت کر لو۔ اور اس بات کو زیادہ زور دار بنانے اور بیعت پر ابھارنے کے لئے انہیں کہا۔ کہ اگر ہم شریعت پر عمل نہ کریں۔ تو پھر تم اطاعت نہ کرنا

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دعا مانگتے ہیں۔ جس میں خدا تعالےٰ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر
گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن منِ بد کار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوارِ من
دشمنم باش و تباہ کن کارِ من

کہ اے خدا اگر تو مجھے نافرمانی اور شرارت سے بھرا ہوا پاتا ہے۔ اگر تو نے مجھے بداصل پایا ہے۔ تو مجھ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور میرے مخالفوں کے گروہ خوش کر دے۔ تو میرے در و دیوار پر آگ برسا۔ اور میرا دشمن بن کر میرے کام کو تباہ کر دے۔

اب کیا اس دعا کا یہ مطلب ہے۔ کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی راستبازی میں شک تھا۔ یا کسی خلاف شرع امر کا ارتکاب اپنے لئے ممکن سمجھتے تھے۔ نہیں اور ہر گز نہیں۔ بلکہ اس طرز کلام سے آپ نے مخالفوں کو یہ یقین دلانا چاہا ہے۔ کہ میں حق پر ہوں۔ اور شریعت محمدیہ کا پورا پابند ہوں

پس حضرت علی رضؓ یا قیس بن سعد کے ایسے طرز خطاب سے مصری صاحب کا یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ خلیفہ راشد کے عزل کو ممکن سمجھتے تھے۔ یا اور لوگوں کو خلیفہ کے اعمال کی نگرانی کی دعوت دے رہے تھے۔ صرف ان کی ماؤف ذہنیت کا نتیجہ ہے۔

قول جامع

مصری صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین تو وہ لوگ تھے۔ جن کی تعریف میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون (پارہ ۲۶ ع ۱۳)

یعنی یہ وہ لوگ تھے۔ کہ خدا نے ان کے لئے ایمان کو محبوب کیا۔ اور ایمان کو ان کے دلوں میں مزین کر دیا۔ اور کفر اور فسق اور نافرمانی کے متعلق ان کے دلوں میں نفرت ڈال دی یہی لوگ راشدین کہلانے کے مستحق ہیں

پس خلفائے راشدین سے جنہیں ہر حالت میں ایمان محبوب تھا۔ ایسے مکروہ امور کا صدور ناممکن قرار دیا گیا ہے۔ جن سے ان کی خلافت کے عزل کا امکان لازم آئے۔ ہاں اجتہادی غلطی امر دیگر ہے۔

پس مصری صاحب نے خلفائے راشدین کے اقوال سے جو نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے یہ ان کی مفلوج ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ حاشا وکلا خلفائے راشدین کا قطعاً ایسا خیال نہ تھا۔

کیا مصری صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں ان کا کوئی واضح قول پیش کر سکتے ہیں۔ کہ جن خلفائے راشدین کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدیین قرار دیا ہے اور جن کی سنت کا تمسک امت کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ ان کا عزل ممکن تھا۔؟

قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائل پور

لاٹ پادریوں کے کمیشن کی رپورٹ پر آرچ بشپ آف یارک کا اظہار خیالات

رپورٹ عیسائی فقیہوں کیلئے نہیں لکھی گئی

عیسائیوں کے موجودہ اعتقادات کی صحت و عدم صحت پر غور کرنے کیلئے ۱۹۲۲ء میں کنٹربری اور یارک کے لاٹ پادریوں نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس کی رپورٹ حال میں شائع ہوئی ہے اس رپورٹ میں تاریخی شواہد کی بنا پر عیسائیوں کے روائتی اعتقادات کے سلسلہ میں بعض امور سے اختلاف کیا گیا ہے۔ نیز اس اعتقاد کی تردید کی گئی ہے۔ کہ بائیبل غلطی سے مُبرّا ہے اس سلسلہ میں یارک کے لاٹ پادری ڈاکٹر ٹمپل نے کمیشن کی رپورٹ کے متعلق یارک میں پادریوں کی کنووکیشن کے موقع پر صدارتی ایڈریس پڑھتے ہوئے بعض دلچسپ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جنہیں "رنگون گزٹ" یکم فروری سے ترجمہ کر کے پیش کیا جاتا ہے۔

" اس امر پر اظہار مایوسی کیا گیا ہے۔ کہ ایک طرف کمیشن کے ہر رکن نے رپورٹ پر دستخط کر کے باہم اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ اور اس میں کوئی اختلافی نوٹ نہیں دیا۔ لیکن دوسری طرف خود اس دستاویز کے مضامین کے اندر اختلاف کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہم نے اس بات سے گریز کیا ہے۔ کہ رپورٹ کے متن میں اقلیت کی اختلافی رائے پیش کی جائے

میرے پاس اس کا دوگونہ جواب ہے اول یہ کہ ہم سے یہ بیان کرنے کی خواہش نہیں کی گئی تھی۔ کہ چرچ کے اعتقادات کیا ہیں۔ یا کیا ہونے چاہئیں۔ بلکہ ہم سے اس امر کی خواہش کی گئی تھی۔ کہ ہم ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے عیسائیت کے اعتقادات کی نوعیت اور ان کی اساس پر غور کریں۔ کہ چرچ آف انگلینڈ کے اعتقادی اتحاد کی وسعت کا اندازہ کیا جائے نیز اس امر کی تحقیق کی جائے۔ کہ موجودہ اختلافات کو کہاں تک دور یا کم کیا جا سکتا ہے۔

اگر باہم مشاورت کے نتیجہ میں ہم عیسائی اعتقادات کے متعلق کامل ہم آہنگی کا اظہار کرتے۔ تو گو ایک رنگ میں یہ بات لوگوں کے لئے خوشگوار ہوتی۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ایسی توقع ہی لاحاصل تھی۔ علاوہ ازیں یہ بات چرچ کے لئے بھی مفید نہ ہوتی۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ بہت زیادہ مفید ہے۔ ایک نقاد نے کہا ہے۔ کہ گو ہم مختلف امور کے متعلق اتفاق نہیں کر سکے۔ لیکن ہم نے اس سے بھی زیادہ اہم چیز یعنی اصولی اتحاد کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن ہمارے کام کی اہمیت یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس رپورٹ کی اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ جن مسائل میں ہمارے درمیان اختلاف رائے قائم رہا ہے۔ ہم نے ان کے متعلق یہ کوشش کی ہے۔ کہ مختلف نظریات کو ایسی زبان میں ادا کیا جائے۔ جو ایک نظریہ کے مویدین کے نزدیک مرغوب اور دوسروں کے لئے قابل نفرت ہو۔ بلکہ اسے ایسی زبان میں لکھا جائے۔ جو اس سے اختلاف رکھنے والوں پر اس کی روحانی حقیقت ظاہر کرتی ہو۔

ڈاکٹر ٹمپل نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ارکان کمیشن نے ہر اختلاف کے بارے میں اس بات کی کوشش کی ہے۔ کہ ہر متنازعہ فیہ امر کے بالمقابل اصولی اتحاد کو ایک پس منظر کی صورت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ یہ بات ظاہر ہو جائے۔ کہ جن ارکان نے اختلاف کیا ہے۔ وہ بنیادی اعتقاد کے لحاظ سے ایک دوسرے کے خلاف نہیں۔ بلکہ ان کا اختلاف ایک متفق علیہ بنیادی عقیدہ کو سمجھنے اور اس کے بیان کرنے میں ہے۔ جہاں تک اس مقصد میں کامیابی کا تعلق ہے۔ انہیں امید ہے۔ کہ ان کا یہ کارنامہ موجودہ اختلافات کو دور تو یقیناً نہیں کر سکیگا۔ تاہم ان میں کمی واقع ہو سکے گی۔

آرچ بشپ صاحب نے مزید کہا۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ ہماری یہ رپورٹ اصولی اور اعتقادی اتحاد کا ایک ایسا نمونہ پیش کرتی ہے۔ جو نہ صرف اختلافات کے باوجود اپنی ہستی پر مصر ہے۔ بلکہ اسے موجودہ اختلافات میں اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا ایک موقع حاصل ہوا ہے۔

چونکہ ہمارے پیش نظر یہی مقصد تھا۔ اس لئے ہم نے اس رپورٹ کو نہ تو بڑے بڑے عالم فقیہوں کے لئے لکھا ہے۔ اور نہ عامۃ الناس کے لئے۔ بلکہ ہم نے اسے ان کثیر التعداد لوگوں کی خاطر مرتب کیا ہے۔ جو گو باقاعدہ طور پر دینی امور کا مطالعہ نہیں کرتے۔ لیکن عیسائیت کے مسائل کے متعلق گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ کیونکہ انجام کار مذہب عیسائیت میں اتحاد کی ترقی کا انحصار انہی کے خیالات پر ہو گا"

لندن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس رپورٹ کی طبع اول جو بہت کثیر التعداد تھی۔ طبع ہونے سے چھ دن کے اندر فروخت ہو گئی۔ اب یہ دوسری بار طبع کرائی جا رہی ہے۔ اور توقع ہے کہ اس ماہ کے اواخر میں مہیا ہو سکے گی۔

غیر ملکیوں کیلئے ہندوستانی پاسپورٹ

چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ تعلیم یافتہ احمدی نوجوان غیر ممالک میں قسمت آزمائی کریں۔ اور ساتھ ہی تبلیغ اسلام کا فریضہ بھی ادا کرتے رہیں۔ اس لئے مختلف ممالک میں جانے کے متعلق ضروری انتظامات جو محکمہ اطلاعات پنجاب سے حاصل ہوتے ہیں۔ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

جو ہندوستانی غیر ملکوں کو جانے کے خواہشمند ہوں۔ ان کے لئے پاسپورٹ کا اجرا چند سادہ قواعد و ضوابط کے تابع ہے۔ ان کی رو سے درخواست کنندہ کو ایک مقررہ فارم کی خانہ پری کر کے اپنی ولدیت سکونت وغیرہ کے متعلق صحیح کوائف مہیا کرنے پڑتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی غیر ممالک کو جانے کا مقصد اور اپنی مالی حیثیت کے متعلق تسلی بخش شہادت دینا ضروری ہے۔ شناخت کے واسطے فوٹو پیش کرنے ہوتے ہیں۔ اور ہندوستان میں کسی پولیٹیکل افسر مجسٹریٹ جسٹس آف دی پیس کم از کم سپرنٹنڈنٹ پولیس کے درجہ کے افسر یا نوٹری پبلک مقیم ہند کی سفارش بھی ہونی چاہئیے۔ اس سفارش سے یہ مقصود ہے کہ درخواست کنندہ کی شناخت اور اس کی طرف سے بیان کردہ کوائف کی تصدیق ہو سکے۔ ضروری ہے کہ درخواستیں ان اضلاع کے جن میں درخواست کنندگان سکونت پذیر ہوں ڈپٹی کمشنروں کی وساطت سے پیش ہوں۔ ہر درخواست کنندہ کی نیک چلنی اور سابقہ حالات کی بابت سپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ سے دریافت کیا جاتا ہے۔

متذکرہ بالا ضوابط کی اطمینان بخش تعمیل و تکمیل کے بعد متعلقہ صوبہ کے سول سکرٹریٹ میں پاسپورٹ تیار کیا جاتا ہے اور درخواست کنندہ کے حوالہ کر دیا جاتا ہے برطانوی مقبوضات کے علاوہ جن دوسرے غیر ممالک کے لئے جو پاسپورٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ اس ملک کے جہاں درخواست کنندہ کو جانا مقصود ہو۔ قونصل خانہ کے حکام کی طرف سے ایک ویا کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

غیر پسندیدہ پاسپورٹ ایجنسیاں

معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسی غیر پسندیدہ ایجنسیاں موجود ہیں۔ جو پاسپورٹ حاصل کرنے کے متعلق درخواست کنندوں کی عدم واقفیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتی ہیں۔ وہ پاسپورٹ حاصل کرنے کے متعلق مفروضہ مشکلات کے بارہ میں طرح طرح کی جھوٹی افواہیں پھیلا دیتی ہیں۔ حالانکہ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ان مشکلات کی حقیقت خاص معمولی ضوابط کی پابندی سے زیادہ نہیں۔ ان محض خیالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے یہ ایجنسیاں اپنی خدمات پیش کرتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ بالعموم اپنے گاہکوں کو اس امر کا یقین دلاتی ہیں۔ کہ ہم آپ کے لئے اس ملک میں جہاں آپ جا رہے ہیں۔ ذریعۂ معاش کا بند و بست بھی کر سکتے ہیں۔ ایسی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ جن میں ایسے اشخاص نے جو متعلقہ حکام کی خدمت میں درخواست پیش کرنے کے بعد بغیر کسی دقت کے پاسپورٹ حاصل کر سکتے تھے۔ ان نام نہاد پاسپورٹ ایجنسیوں کو کثیر رقوم ادا کیں۔

بہت سے تارکانِ وطن کو ان مشکلات کا علم نہیں جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ ممالک جنوبی امریکہ بعض مشہور برطانوی مقبوضات اور نو آبادیوں میں ہندوستانیوں کے داخلہ پر عائد ہیں۔ ان کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اشخاص جو ہندوستان سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ کسی غیر ممالک کی اولوالعزمانہ سیاحت اختیار کرنے سے پیشتر ان مشکلات کا بغور مطالعہ کر لیں تو وہ بہت سے اخراجات و تکالیف سے بچ سکتے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں داخلہ سخت اور گوناگوں قوانین و ضوابط کے تابع ہے۔ ہندوستانیوں کے داخلہ کے متعلق صورتِ حال مندرجہ ذیل ہے

ہندوستان ان ایشیائی ممالک کی ذیل میں آتا ہے۔ جن کے باشندے سوائے خاص صورتوں کے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ وہ صورتیں یہ ہیں۔

(الف) غیر تارکان وطن کی حیثیت میں۔

(ب) ان تارکان وطن کی حیثیت میں جن کی تعدادِ مقررہ نہیں۔ ایسے تارکان وطن کے امریکن ویزا کی میعاد ایک سال سے زیادہ نہیں ہوتی۔ (اور عملی طور پر ۶ ماہ ہوتی ہے) جس کے منقضی ہونے پر وزیر (مزدوری) کی خدمت میں میعاد کی توسیع کے لئے درخواست پیش کرنا ضروری ہے۔ ایسی درخواست بغیر کسی تکلیف کے منظور کر لی جاتی ہے۔ بشرطیکہ درخواست کنندہ حکام کو یقین دلا دے کہ وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مستقل طور پر اقامت گزین ہونے کی کوشش نہیں کر رہا۔ یا امریکن حکام کے الفاظ میں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ اس حیثیت جس کے ماتحت اس کو داخل کیا گیا تھا۔ برقرار رکھے ہوئے ہے۔ امریکہ میں داخلہ کے قوانین کے مطابق صحت اور مالی حالات کے متعلق جو شرائط ہیں۔ ان کی سختی سے پابندی کی جانی چاہئیے۔

جنوبی امریکہ

جنوبی امریکہ کے ممالک میں صورت حال یہ ہے کہ کولمبیا میں ہندوستانی (ہندو) تارکانِ وطن کی تعداد بڑھنے داخلہ وغیرہ تک محدود ہے۔ اس میں وہ اشخاص شامل نہیں۔ جن کے رشتہ دار کولمبیا میں کم از کم تین سال سے سکونت پذیر ہوں۔ یا خود ایسے اشخاص جو کولمبیا کو زیادہ سے زیادہ ایک سال کی مدت کے بعد واپس آ رہے ہوں۔ ویا عطا کئے جانے سے پیشتر ضروری ہے کہ وزیر امورِ خارجہ سے استصواب کیا جائے۔

گوائٹی مالا میں کسی ہندوستانی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ پانامہ میں صرف ایسے ہندوستانی داخل ہو سکتے ہیں۔ جو وزارت امور خارجہ کو یقین دلا دیں کہ ہمارے پاس خرچ کرنے کے لئے سرمایہ ہے۔ چلّی ہندوستانیوں کو متنبہ کرنے کے بعد کہ یہاں کوئی ملازمت نہیں مل سکتی۔ داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے جزائر فلپائن میں صرف ایسے ہندوستانی تاجر جنہیں کاروبار کرتے کم از کم دو سال ہو چکے ہوں داخل ہو سکتے ہیں۔ سوائیم ہر اس ہندوستانی کو جس کے پاس باقاعدہ پاسپورٹ ہو بلا پس و پیش داخل کر لیتا ہے۔ ارجنٹائن میں داخلہ پر سخت قیود عائد ہیں۔ اور ان کے مطابق حکام ارجنٹائن کا اجازت نامہ لازمی ہے۔ اور یہ خاص خاص حالتوں میں عطا کیا جاتا ہے ارجنٹائن جانے والوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہاں ملازمت نہیں مل سکتی برازیل۔ بولیویا۔ اور ایکواڈور میں ان ہندوستانیوں کو داخل ہونے کی اجازت ہے جن کے پاس ویا ہوں اور جو حفظانِ صحت کے متعلق بعض شرائط کی پابندی کریں۔

آسٹریلیا

آسٹریلیا میں ہندوستانیوں کا داخلہ مستقل سکونت کی غرض سے ممنوع ہے تاجر۔ طالب علم۔ سیاح اور ان کی بیویاں اور اہل کنبہ داخل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کے پاس باقاعدہ ہندوستانی پاسپورٹ ہوں۔ ان کو وہاں غیر محدود مدت تک

رہنے کی اجازت ہے جب تک کہ وہ اس حیثیت کو برقرار رکھیں۔ جس کی بنا پر پاسپورٹ دیا گیا تھا۔ ایسے اشخاص کو جو آسٹریلیا میں مزدوری کی غرض سے داخل ہونا چاہیں پاسپورٹ نہیں دیئے جائینگے۔ جو ہندوستانی وہاں مستقل طور پر آباد ہیں۔ وہ اپنی بیویوں اور چھوٹے بچوں کو باقاعدہ تحقیقات کے تابع اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔

نیوزی لینڈ

ہندوستانیوں کو نیوزی لینڈ میں مستقل طور پر آباد ہونے کی غرض سے داخل ہونے کی ممانعت ہے وہ یہاں کاروبار تفریح یا صحت کی خاطر عارضی طور پر آ سکتے ہیں۔ عارضی قیام عام طور پر چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے نہیں ہوتا۔ لیکن اس میعاد میں توسیع ہو سکتی ہے۔ اگر حکام متعلقہ بروئے حالات ایسا کرنا مناسب خیال کریں۔ جو ہندوستانی نیوزی لینڈ میں آباد ہو۔ ایسے اپنی بیوی اور بچوں کو اپنے ہمراہ لے جانے کی اجازت ہے۔ اگر حکومت ہند بیوی اور بچوں کے متعلق تصدیق کرے یا اگر ایسی شادی کا ثبوت موجود ہو جس میں کسی شخص نے صرف ایک عورت ہی سے شادی کی ہو۔

کینیڈا

کینیڈا میں ہندوستانیوں کا داخلہ کسی ایسے کینیڈین شہری کی جو کینیڈا میں قانونی طور پر داخل ہوا ہو اور وہاں اقامت پذیر ہو بیوی یا غیر شادی شدہ بچہ تک محدود ہے اس شہری کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے بال بچوں اور بیوی کو اپنے پاس بلانے اور ان کے خرچ کا کفیل ہونے کی استطاعت رکھتا ہو۔ لیکن یہ بندش ان اشخاص پر عائد نہیں۔ جو افسر معائنہ کو یقین دلا دیں کہ ہم غیر تارکان وطن کی حیثیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ جو مزدور کینیڈا میں معاش پیدا کرنے کے ارادہ سے جا رہے ہوں۔ ان کو غیر تارکان وطن شمار نہیں کیا جاتا۔

جنوبی افریقہ

تین دیگر برطانوی مقبوضات کی طرح جنوبی افریقہ کے یونین میں ہندوستانیوں کا داخلہ مستقل اقامت کی غرض سے ممنوع ہے۔ ایسے ہندوستانی سیاحوں۔ طلبا اور تاجروں کو جو وہاں جانا چاہتے ہوں خاص حالات میں عارضی اجازت نامہ کی بنا پر اجازت دی جائے گی۔ اور یونین میں داخل ہونے سے پیشتر اجازت حاصل کرنا ضروری ہے جو ہندوستانی جنوبی افریقہ اور ہندوستان کے درمیان سفر کر رہے ہوں۔ انہیں پاسپورٹ رکھنے کی شرط سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ ان کے پاس شناخت کے سرٹیفکیٹ ہوں اور ان کے ساتھ ان کے فوٹوگراف لف ہوں۔ ان کی بنا پر وہ یونین میں داخل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ تین سال کی میعاد جس کے لئے پاسپورٹ دیئے جاتے ہوں نہ گزر گئی ہو

جنوب مغربی افریقہ

جنوب مغربی افریقہ میں ہندوستانیوں کا داخلہ بعض ایسی شرائط کے تابع ہے جن کا تعلق معیار و عادات زندگی اور تعلیم اور ظاہری ذرائع معاش سے ہے جو اشخاص وہاں آباد ہیں وہ اور ان کے لواحقین جن کے گزارہ کے لئے وہ کفیل ہوں اور ایسے اشخاص جن کے پاس ناظم کی طرف سے یا اس کی طرف سے بااختیار افسر کے صادر شدہ اجازت نامہ موجود ہو۔ داخلہ کی متعلقہ شرائط سے مستثنیٰ ہیں۔

روڈیشیا

روڈیشیا میں ہندوستانیوں کے داخلہ کی قریباً وہی شرائط ہیں جو جنوب مغربی افریقہ میں داخلہ کے متعلق ہیں صرف ایک بیوی اور اس بیوی کے بچوں کو داخل ہونے کی اجازت ہے اور ہر ہندوستانی کے جو انفرادی طور پر داخل ہو قبضہ میں رشتہ کے متعلق حکومت ہند کا سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے ناظم کی طرف سے جاری کردہ عارضی اجازت نامہ کی بنا پر کوئی شخص داخل ہو سکتا ہے اور وہاں مقررہ میعاد کے لئے قیام کر سکتا ہے

دیگر ممالک

کینیا کالونی۔ برٹش گائینا۔ فجی۔ ٹانگانیکا یوگنڈا۔ نیاسالینڈ۔ زنجبار۔ ٹرانی ڈاڈ۔ ماریشس کے قانون کی رو سے کم از کم رقم جمع کرانا پڑتی ہے، تاکہ تارکان وطن داخلہ کے بعد متعلقہ حکومتوں پر ایک قسم کا بار نہ بن جائیں۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

ہانگ کانگ میں تبلیغ اسلام

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ

انفرادی تبلیغ

گذشتہ پندرہ دنوں میں پچاس معززین مختلف اوقات میں دارالتبلیغ میں تشریف لائے۔ اور ہر ایک کو تبلیغ کی گئی۔ اللھم زد فزد۔ اس عرصہ میں خاکسار کو بھی اشاعت دین اور تبلیغ صداقت کے کام کو سرانجام دینے کے لئے وقتاً فوقتاً ان کی جگہوں پر جا کر چھیاسٹھ معززین سے ملاقاتیں کیں۔ اور بہت سے مواقع پر خدا کے فضل سے کافی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ انہی ملاقاتوں میں دو معزز مہمانوں سے ملاقات ہوئی۔ جو Macao سے ایک دو دن کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہیں الٰہی صفات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا گیا کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے اور یہ کہ وہ ایمان جو مجملاً لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ بیگانگی کا ایمان ہے اصل ایمان وہ ہے جو انبیاء کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔

ایک غیر مسلم نوجوان سے گفتگو

اسی طرح اور مواقع پر بھی تبلیغ حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ مسٹر اچھنگ جو غیر مسلم نوجوان ہیں اور عیسائی خیالات سے قدرے متاثر ہیں ان کو بھی وضاحت سے بتایا گیا کہ اسلامی تعلیم فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے اور قرآن مجید کا یہ خاصہ ہے۔ کہ جو دعویٰ وہ پیش کرتا ہے اس کے پُرحکمت ہونے کی دلیل اور ثبوت بھی دیتا ہے۔ پھر قرآن مجید کا کوئی ایسا حکم نہیں جو ہمارے فائدہ اور ترقی کے لئے نہایت ضروری نہ ہو اور کوئی صحیح عقل اور کوئی صحیح فطرت ایسی نہیں جو ان احکام کی احتیاج کو ببانگ دہل نہ ظاہر کر رہی ہو سو خدا تعالیٰ نے انسان کو نہایت صحیح طریق عمل بتا کر ایک بلند مقام پر سرفراز کرنا چاہتا ہے۔ لیکن آدم زاد اپنی بے وقوفی اور ناسمجھی کی وجہ سے یا پھر دون ہمتی اور غفلت کی وجہ سے ادنیٰ درجہ یا برا حصہ ہی اچھا حصہ کی بجائے لے لیتا ہے۔ اور اس پاک ہستی کی اعلےٰ صفات کی اقتدار کرنے کی بجائے بے جان بتوں یا مادی اشیاء کو اپنا رہنما اور معبود قرار دے لیتا ہے سو غور کا مقام ہے کہ یہ کام کتنا احمقانہ اور خلاف فطرت صحیحہ ہے لیکن چین میں پتھروں۔ سانپوں۔ پہاڑوں اور طرح طرح کی کمزور مخلوق کی عبادت اور پرستش کی جاتی ہے۔ کوئی کسی درخت کو خدا مانتا ہے تو کوئی کسی بت کو۔ ایک کسی جانور کو خدا مانتا ہے۔ تو دوسرا کسی مردہ انسان کو سو یہ کوتاہ بینی ہے اور خلاف عقل ہے

زندہ قوم کی علامت

ایک اور مسلمان دوست ہیں ان کو نماز کی فلاسفی اور بارگاہ الٰہی میں دعا بتیں کرنے کا طریق بتایا۔ اور بتایا گیا کہ زندہ قوم میں ایک زندہ روح ہوتی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو دبا نہیں سکتی۔ بلکہ تھک کر تمام دنیا اس کی عظمت وجلال اور خوبیوں کا اقرار کرنے لگ جاتی ہے۔ جب تک ابناء دنیا اس کے مدمقابل مخالفت پر اڑے رہتے ہیں۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ اس کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کرتا رہتا ہے۔ لیکن مردہ قوموں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ آپس میں تنازعہ ہائے بیجا پیدا ہو جاتے ہیں۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹتا ہے۔ غیبت۔ بداخلاقی۔ دنائت کے علاوہ ہر صداقت سے دشمنی ان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنی عقل ماری جاتی ہے۔ اور دوسروں کی نصیحت کے وقت بھی ان کے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ پھر

اللہ تعالٰے ایک نئی جماعت پیدا کرتا ہے ایک نئی دنیا جس کی زمین اور جس کا آسمان پاکیزہ قلوب سے بناتا ہے۔ اور وہ آکر پہلوں کی جگہ بیٹھتے ہیں۔ آج کل بھی اللہ تعالٰے زلازل وباؤں۔ جنگوں اور طرح طرح کی بلاؤں سے ایک دنیا پر تباہی ڈال رہا ہے۔ اور ایک اور صرف ایک جماعت کو تدریجی ترقی دے رہا ہے۔ سوئے ہوؤں کو جگانے والوں کے لئے نہایت خوف کا مقام ہے

بعض معززین کو دعوت طعام

عرصہ زیر رپورٹ میں چند معزز شرفاؑ کو دار التبلیغ میں دعوت طعام دی گئی اور درخواست کی گئی۔ کہ ہم سب کو چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی اتباع میں پوری کوشش سے اسلامی اخوت قائم کریں۔ اور تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کے مطابق ہماری زندگیاں ہوں۔ جب تک ہمارا حال ہمارے قال کے موافق نہ ہو جب تک ہم سب محمد رسول اللہ کے نام لیوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد ہونے کا دعوےٰ کرنے والے سگے بھائیوں سے زیادہ خلوص اور جوش محبت اپنے اندر نہیں پاتے۔ اس وقت تک ہم اپنے نفوس کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ پس کوشش کرو۔ کہ ہمارے اختلاف بھی خدا کے لئے ہوں۔ اور اتفاق بھی خدا کی رضاء کے لئے ہوں۔

ان معززین میں سے ایک میرے دوست مکرمی جمعدار دوست شاہ صاحب ہیں۔ بہت سلیم فطرت صالح انسان ہیں مجھے یہ بات بہت خوش کرتی ہے۔ کہ وہ دین اسلام کی اشاعت اور صداقت کے پھیلانے میں اپنے دل میں بہت شوق اور جوش رکھتے ہیں۔ اور دلی طور پر شریف اور سچائی سے محبت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالٰے سے دعا ہے۔ کہ وہ انہیں دین اسلام کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے

مکرمی برادرم عبد الکریم صاحب مالک قاسم احمد سلک سٹور اور مکرمی برادرم جہانداد خاں صاحب جو ریڈیو ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں۔ میرے پرانے دوستوں میں سے ہیں۔ سچائی اور حقیقت کو سمجھنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ ہماری آپس میں اکثر دفعہ بعض مسائل پر اختلاف رائے کے طور پر گفتگو ہوتی رہی ہے۔ اور بعض دفعہ گفتگو شدت کا رنگ بھی اختیار کر جاتی ہے۔ لیکن محبت اور تعلق برادرانہ میں کبھی فرق نہیں آیا۔

مکرمی برادرم جہانداد صاحب اب رخصت پر ہندوستان جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی خدمت میں بھی روحانی اور علمی فوائد حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوں گے۔

میں امید کرتا ہوں کہ وہ وہاں سے صداقت کے شیدائی اور خدمت دین کے متوالے اور اشاعت اسلام کے دیوانے بن کر ہی واپس آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالٰے۔

ایک تبلیغی ٹریکٹ

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک ٹریکٹ چار صفحات کا انگریزی میں چار ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ اس کے انتظام کرنے میں میرا بہت سا وقت صرف ہوا یہ ٹریکٹ

Ahmad the Messenger of the Latter Days.

کے عنوان سے اعلٰے کاغذ پر چھپا ہے۔ پانچ چھ دن کے اندر باوجود عدیم الفرصتی کے ۳۰۰ کے قریب ٹریکٹ معزز تعلیم یافتہ احباب تک پہنچ چکا ہے۔ ۲۲ مختلف پتہ جات پر بذریعہ ڈاک یہ روحانی پیغام پہنچایا گیا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد ہانگ کانگ کے ہر حصہ میں یہ تبلیغی ٹریکٹ پہنچ کر سوتوں کو جگانے کا موجب ہو گا۔

جماعت کے سب دوست اپنے اپنے حلقوں میں انفرادی اور عملی تبلیغ اور اسوہ حسنہ سے حقیقت کو آشکار کرنے میں کوشاں ہیں۔ اور اپنے اپنے زیر اثر مناسب احباب تک ٹریکٹوں کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالٰے ان کی مساعی کو ثمر ور کرے۔

خاکسار

عبد الواحد مجاہد ہانگ کانگ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳۰ جنوری ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنے والوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

No.	Name
81	Mustafa Sahib S/o Kwesi N'Koom Gold Coast Africa.
82	Maryam Sahibah D/o Kwes Joo "
83	Sakeena " " Kwesi Girah "
84	Ayesha " " Kofi Amnabin "
85	Ahmad Sahib S/o Gaw Beng "
86	Daniyyal " " Kofi Bofo "
87	Medina Sahibah D/o Kwamin Kyer "
88	Brahima Sahibah "
89	Brahima " "
90	Fatima " "
91	Omar Sahib S/o D.C. Young "
92	Halima Sahibah D/o Kwamin N'Kruma "
93	Mahmud Sahib S/o Kweku Aikwa "
94	Fatima Sahibah D/o Kofi Mwanu "
95	Hawa " " Kofi Mwainu "
96	Alhassan Sahib S/o Kuwamin Dro "
97	Hakeem Sahib " Tete "
98	Abdul Kareem Sb S/o Ibrahim "
99	Fatima Sahibah D/o Kwesi Esia "
100	Adam Sahib S/o Kofi Fon "
101	Dauda " " Seleh Adjei "
102	Habeeba Sahibah D/o Kweku Nomi "
103	Hassana " " Kwamin Addo "
104	Abdullah Sb S/o Kofi Donkob "
105	Basheer " " Kofi Esirifi "
106	Yusuf " " Kofi Sah "
107	Yusuf " " Kojo Asiyaw
108	Amina Sahibah D/o Saeed Aqyir "
109	Sarah " " Kwesi Mensah
110	Hawa " " Kobina Koom Son "
111	Abbas Sahib S/o Yaw Adebu "
112	Abbas " " Kojo Mensah "
113	Maryam Sahibah D/o Kwa Aidoo "
114	Hajira " " Kwesi Yomah "
115	Marya " " Kofi Yonful "
116	Hawa Sahibah Africa.
117	Fatima " D/o Saeed Aqyir "
118	Fatima " " Kobina Esar "
119	Fatima " " Kodjo Opyir "
120	Maryam " " Obenpi "
121	Hawa Sahibah "
122	Abdul Majid Sb S/o Kweku N. Krumah Gold Coast Africa.
123	Halima Sahibah D/o Kwamin Kodie "
124	Hawa " " Adamampiah "
125	Sarah " " Adam "
126	Ayesha " " Kwesi Awr "
127	Mohammad Sb S/o Karamboanukesi "
128	Basheer Sb S/o N'Kansa "
129	Jamal Sahib "
130	Amina Sahibah "
131	Hawa Sahibah D/o Kobina Fua "
132	Abdullah Sahib "
133	Sakeena Sahibah D/o Kwesi Osamuah "
134	Easa Sahib S/o Kweku Wasu "
135	Hawa Sahibah D/o Odompo
136	Fatima " " Kweku Edumadzi "
137	Maryam " " Easa "
138	Fatima " " Kojo Kum "
139	Hawa " " Kojo Abekah "
140	Fatima " " Kwesi Yenu "
141	Zainab " " Kwesi Ekwasia "
142	Fatima " " Easa "
143	Amina " " " "
144	Salamat " " Dawood "
145	Fatima " " Kwa Ayetea "
146	Alisa " " Dawood "
147	Salamat " " Easa "
148	Alisa " " " "
149	Abdul Rahman Sb S/o Easa "
150	Mahmmud Sb S/o Dawood

(باقی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۹ فروری پارلیمنٹ برطانیہ کے ایوان امراء میں مارکوئیس آف لوتھین نے وزیر ہند سے استفسار کیا کہ ہندوستان کے بعض صوبوں میں ملک معظم کے وزیروں اور گورنروں کے درمیان جو افسوسناک اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق کیا وزیر ہند کوئی وائٹ پیپر شائع کریں گے۔ نیز اس ضمن میں گورنروں نے اپنے اقدام کی وضاحت میں جو بیانات شائع کئے ہیں۔ کیا وہ شائع کئے جائینگے لارڈ زیٹلینڈ نے جواب دیا۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ دو صوبوں کی وزارتوں نے مستعفی ہو جانا ضروری سمجھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وزیروں اور گورنر جنرل کے درمیان اختلاف جو وزیروں کے مستعفی ہو جانے کا باعث بنا۔ محض فرضی ہے۔ اس کا ثبوت اس اطلاع سے مل جائیگا۔ جس کے لئے لارڈ لوتھین نے سوال کیا ہے اس موضوع پر جلد از جلد ایک وائٹ پیپر شائع کیا جائے گا۔

ہری پورہ ۱۸ فروری۔ یو پی اور بہار کی کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہو جانے کے بعد جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق کانگرسی لیڈروں کے بیانات سے یہی پایا جاتا ہے۔ کہ اس بحران کو مقامی رہنے دیا جائے اور دوسرے کانگرسی صوبوں کو خواہ مخواہ اس بات پر مجبور نہ کیا جائے کہ وہ بھی بہار اور یو پی کی تقلید میں مستعفی ہو جائیں۔ چنانچہ آج ایک مقتدر کانگرسی لیڈر نے اخبار نویسوں کے ایک مجمع کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر ہند نے اپنے بیان میں جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کے پیش نظر حالات مایوس کن نہیں ہیں اور اس امر کا امکان ہے کہ کوئی سمجھوتہ مستقبل قریب میں ہو جائیگا۔

وٹھل نگر ۱۸ فروری۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یو پی اور بہار کی وزارتوں کے مستعفی ہو جانے پر ہندوستان اور انگلستان میں جو ردعمل ہوا ہے۔ اور ہندوستانی اور برطانی اخبارات نے جو نکتہ چینیاں کی ہیں۔ نیز قانون اور نظم و نسق کے دائرہ میں گورنر جنرل کے اقدام اور مداخلت کے متعلق لارڈ لوتھین جیسے اکابر نے جو اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔ اس کے پیش نظر مسٹر گاندھی نے ورکنگ کمیٹی اور کانگرس کو مشورہ دیا ہے کہ گورنر جنرل کو اپنے فیصلے پر مزید غور کرنے کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ ایک ریزولیوشن میں گورنر جنرل کو اپنے فیصلہ پر تجدید نظر کا موقع دیا گیا ہے۔

وی آنا ۱۸ فروری۔ جرمنی اور آسٹریا کے فیصلہ سے متعلق آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ آسٹریا کے چانسلر نے ایک ایسی سکیم منظور کر لی ہے۔ جس سے جرمنی کے مطالبات پورے ہوتے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ آسٹریا اب کمیونسٹوں کے خلاف معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے بھی تیار ہو گیا ہے۔

وٹھل نگر ۱۹ فروری۔ دو صوبوں میں آئینی تعطل کے سلسلے میں مسٹر گاندھی نے ایک ریزولیوشن مرتب کیا۔ جس پر کانگرس ورکنگ کمیٹی چار دن غور کرتی رہی آج اس نے اسے منظور کر لیا ہے یہ بزدوبیں (۱) گورنر جنرل کی مداخلت کی مذمت کی گئی ہے (۲) انہیں موقع دیا گیا ہے کہ اپنے اس فیصلے کو جلدی واپس لیں (۳) دوسری کانگرسی وزارتوں کو مستعفی ہونے کی ہدایت نہیں کی گئی (۴) کانگرس سیشن کی طرف سے ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جس طرح اور جس وقت چاہے ضروری کارروائی کرے۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے ہندوستان کی موجودہ آئینی نزاکت کے متعلق ایک تجویز پیش کی ہے کہ مسٹر گاندھی کو چاہیئے کہ وہ وائسرائے سے مل کر مصالحت کا راستہ نکالیں وہ پہلے بھی وائسرائے سے ملاقات کر چکے ہیں۔ ملاقات کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں

لکھنؤ ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی کے گورنر نے عارضی وزارت بنانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ اسمبلی کی کسی پارٹی کے لیڈر نے وزارت بنانے کی دعوت کو قبول نہیں کیا۔ اب گورنر سارا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیگا۔ اس کے متعلق دو تین دن میں اعلان کر دیا جائیگا

لاہور ۱۹ فروری۔ ملک برکت علی نے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ مسجد ہمیشہ مسجد ہی رہتی ہے۔ خواہ یہ کسی قسم کی نگرانی اور قبضہ میں کیوں نہ رہی ہو۔ اور خواہ کسی عدالت کا اس کے متعلق کچھ ہی فیصلہ کیوں نہ ہو۔ اس بل کے اغراض و مقاصد میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اس بل کا مقصد اس ایجی ٹیشن کو روکنا ہے۔ جو مسجد کے انہدام کے زمانے سے بڑھ رہی ہے۔ اگر اس ایجی ٹیشن کو روکا نہ گیا تو نہ صرف پنجاب کے امن پر برا اثر پڑے گا بلکہ سارا ملک تباہ کن خانہ جنگی میں مصروف ہو جائے گا۔

ہری پورہ ۱۹ فروری۔ آل انڈیا نیشنل کانگرس کا اکاونواں سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ ۲½ لاکھ سے زیادہ اشخاص اس میں شریک تھے۔ صدر منتخب ورکنگ کمیٹی کی معیت میں بصورت جلوس وارد ہوئے۔ صدر مجلس استقبالیہ کی مختصر تقریر کے بعد صدر نے ایڈریس پڑھا۔

ہری پورہ ۱۹ فروری۔ آج صبح جنتا چوک میں جس کا رقبہ ½ میل مربع ہے ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص جمع تھے۔ اور کامل سکوت و سکون سے جھنڈے کی سلامی کی رسم کو دیکھ رہے تھے۔ صوبوں کے وزراء اور ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی موجود تھے۔ بندے ماترم کا گیت گائے جانے کے بعد سبھاش چندر بوس نے جھنڈا لہرایا۔ صدر کانگرس نے جھنڈے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ جھنڈا ہمارے قومی عزائم کی ٹھوس نشانی ہے۔ اس لئے ہر حال میں اس کی حفاظت کرنا چاہیئے۔ جھنڈے کو سربلند کرنے کے لئے کوئی قربانی بڑی نہیں

ہری پورہ ۱۸ فروری۔ کانگرس کیمپ میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے کہ وزارتوں کے مستعفی ہو جانے کے موضوع پر مسٹر گاندھی نے ابتداء میں جو بیانات دیئے تھے ان کی بناء پر انہوں نے ایک مکتوب وائسرائے کو ارسال کیا ہے۔ مگر اس افواہ کی تصدیق ابھی تک نہیں ہوئی۔

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ نواب صاحب چھتاری بعد دوپہر وارد نئی دہلی ہوئے۔ انہوں نے ایک اخباری نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ میں نے عارضی وزارت کے قیام کے متعلق گورنر یو پی سے ایک غیر رسمی طور پر ملاقات کی تھی۔ اس وقت کسی اور وزارت کے قیام کا کوئی احتمال نظر نہیں آتا۔ بعض حلقوں میں یہ افواہ طاری ہے کہ آئین کے تعطل کی صورت میں نواب صاحب گورنر کے مشیر کے فرائض سر انجام دیں گے مگر نواب صاحب نے اس اطلاع کی تردید کر دی۔

بمبئی ۱۷ فروری۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات بمبئی نے سہ شنبہ کو اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ احمد نگر شہر اور ضلع میں مندرجہ ذیل مساجد یعنی کالی مسجد، سنہری مسجد۔ یک گنبدی مسجد کمانی مسجد اور امام پور مسجد کے سلسلہ میں ریکارڈ روم اور سول جیل کو اب تک حکومت کے کاموں کے لئے استعمال میں لایا جاتا تھا۔ اب حکومت نے احکام جاری کئے ہیں کہ کالی مسجد اور سنہری مسجد کو فوراً واگذار کر دیا جائے۔ اور ایک گنبدی مسجد کو سٹی پولیس کے مسلمان ممبروں کے مذہبی استعمال کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ ان مساجد میں اب تک قائم تھے۔ ان کے لئے کرایہ پر مکان لے لیا گیا۔

ہری پورہ ۱۹ فروری۔ آل انڈیا کانگرس کے اجلاس میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے اپنا صدارتی ایڈریس پڑھا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ فیڈریشن کے خلاف کانگرس کو شاید سول نافرمانی کا حربہ بھی استعمال کرنا پڑے مشترکہ زبان کی ضرورت کو پیش کرتے ہوئے انہوں نے رومن رسم الخط